38287 ـ رمضان المبارك میں روزہ نہ رکھ کر دن میں جماع کرنے کا حیلہ کرنا

سوال

میں چھٹیوں میں ایك ہفتہ کے لیے اپنے ملك گیا اور جانے سے قبل میں نے اسے منع کیا کہ میرے آنے والے دن روزہ نہ رکھے، کیونکہ صبر کم ہونے کی بنا پر میں گھر جاتے ہی جماع کرنا چاہتا تھا، بیوی نے میری بات تسلیم کی اور روزہ نہ رکھا اسی روز ہم نے جماع کیا جبکہ ہم روزہ کی حالت میں نہ تھے کیا ہم گنہگار تو نہیں ہوئے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر تو آپ دونوں نے ایسا کام رمضان المبارك کے علاوہ کسی اور مہینہ میں کیا تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ نفلی روزہ مکمل کرنا لازم نہیں، اگرچہ مسلمان شخص روزہ رکھ بھی چکا ہو، صحیح یہی ہے کہ وہ روزہ توڑ سکتا ہے.

لیکن اگر یہ کام رمضان المبارك میں ہوا ہو تو یہ بہت عظیم گناہ ہے کیونکہ انسان فرضی روزہ بغیر کسی شرعی اور معتبر شرعی عذر کے روزہ نہ رکھنے کی کیسے جرات کر سکتا ہے، بلکہ اس طریقہ سے اللہ تعالی کی حرام کردہ اشیاء کے ارتکاب کی جرات کرے ؟

اس بنا پر جو کچھ بھی رمضان میں ہوا اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

اول:

اگر تو آپ اذان فجر سے قبل گھر پہنچ گئے، تو اس دن کا روزہ رکھنا آپ کے لیے لازم ہے، کیونکہ اپنے ملك اور گھر پہنچنے سے آپ کا سفر ختم ہو چکا ہے، اس لیے اگر آپ بیوی سے جماع کرنے کے لیے عمدا اور جان بوجھ کر روزہ نہیں رکھتے، اور نہ ہی آپ کی بیوی روزہ رکھتی ہے تو آپ دونوں گنہگار ہیں اس لیے جماع کی حالت میں آپ دونوں پر قضاء اور کفارہ مغلظہ ادا کرنا لازم ہو گا.

دوم:

اگر آپ دن کے وقت سفر سے واپس آئیں تو اس میں صحیح یہی کہ اگر مسافر بغیر روزہ کے واپس گھر پہنچ جائے تو اس کے لیے باقی مانندہ دن بغیر کھائے کیے بسر کرنا لازم نہیں، کیونکہ روزہ کی قضاء اور کھانے پینے سے رکنا

دونوں جمع نہیں ہوتیں، یہ قول امام احمد رحمہ اللہ کی ایک روایت اور امام شافعی کا مسلک ہے.

دیکھیں: شرح الشیقح علی زاد المسقنع (4 / 282 ـ 285).

لیکن بیوی کو روزہ نہ رکھنے کا حکم دینے سے آپ گنہگار ہونگے، اور آپ کی اطاعت میں روزہ نہ رکھ کر بیوی بھی گنہگار ہوگی، چاہے وہ آپ کی مجامعت کی بنا پر بھی روزہ نہ رکھے.

اس صورت میں جماع کرنے پر اکیلی بیوی کے ذمہ قضاء اور کفارہ مغلظہ ہوگا، اس کی تفصیل سوال نمبر (38023) اور (22938) اور (1672) کے جوابات میں بیان ہو چکی اس لیے آپ ان سوالوں کے جوابات کا مطالعہ کریں.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

رمضان المبارک میں دن کے وقت ایک شخص نے بیوی سے جماع کرنا چاہا تو کوئی چیز کھا کر روزہ توڑ لیا اور بیوی سے جماع کیا تو کیا اس شخص پر کفارہ ہو گا یا نہیں ؟

اور بغیر کسی عذر روزہ توڑنے والے پر کیا لازم آتا ہے ؟

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" سب تعریفات اللہ وحدہ کے لیے ہیں وبعد:

اس مسئلہ میں دو مشہور قول ہیں:

پہلا قول: جمہور علماء مثلا امام مالک، امام احمد، امام ابو حنیفہ وغیرہ کے ہاں کفارہ واجب ہے.

دوسرا قول:

امام شافعی رحمہ اللہ کے ہاں کفارہ واجب نہیں.

علماء کرام کے ہاں اس میں اختلاف ہے کہ کیا صحیح روزہ توڑنا شرط ہے (یعنی کفارہ مغلظہ واجب ہونے کے لیے کیا صحیح روزہ توڑنا شرط ہے) ؟

امام شافعی رحمہ اللہ وغیرہ اس کی شرط لگاتے ہیں، چنانچہ اگر وہ کھاپی لے اور پھر جماع کرے، یا پھر اس نے رات روزہ رکھنے کی نیت نہ کی اور دن میں بیوی سے جماع کر لیا، یا پھر جماع کر کے کفارہ ادا کر لیا اور پھر جماع کرے تو اس کے ذمہ کفارہ نہیں (یعنی امام شافعی کے ہاں) کیونکہ اس نے صحیح روزے کی حالت میں جماع نہیں کیا، اور

امام احمد اپنے ظاہر مذہب اور دوسرے کہتے ہیں:

" بلکہ ان اور اس طرح کی دوسری صورتوں میں اس پر کفارہ ہے، کیونکہ رمضان المبارک میں اس کے لیے دن میں کھانے پینے سے رکنا لازم ہے، چنانچہ وہ فاسد روزے میں ہے، تو اس طرح وہ فاسد احرام کے مشابہ ہوا، جس طرح حاجی حج میں اپنا احرام فاسد کر دے تو پھر احرام کی حالت میں ممنوعہ اشیاء سے اجتناب کرنا لازم ہے، اگر کسی بھی ممنوعہ چیز پر عمل کرے تو اس کے ذمہ وہی لازم آتا ہے جو صحیح احرام کی حالت میں واجب تھا.

اور اسی طرح جس پر رمضان المبارک کے روزے فرض ہوں تو اس کے ذمہ کھانے پینے سے رکنا واجب ہے، کھانے پینے اور جماع یا نیت نہ کرنے کی بنا پر اس کا روزہ فاسد ہوگا، اور اس کے لیے روزہ کی حالت میں ممنوعہ اشیاء سے اجتناب لازم ہے.

اس لیے اگر اس نے ان اشیاء میں سے کوئی چیز تناول کی تو اس کے ذمہ وہی کچھ لازم آئیگا جو صحیح روزہ کی حالت میں تناول کرنے سے لازم آتا ہے، اور ان دونوں صورتوں میں قضاء واجب ہے.

اس لیے کہ اس نے دونوں حالتوں میں ہی رمضان المبارک کی حرمت پامال کی ہے، بلکہ یہاں تو حرمت کی پامالی اور بھی زیادہ شدید ہے، کیونکہ اول تو وہ روزہ نہ رکھنے کی بنا پر گنہگار ہے، اور دوم جماع کر کے حرمت پامال کی دو ڈبل گناہ ہوا، چنانچہ اس کے ذمہ یقینی کفار ہے.

اور اس لیے بھی کہ اگر اس طرح کی حالت میں اس پر کفارہ واجب نہیں ہوتا تو ہر ایك کے لیے یہ کفارہ ادا نہ کرنے کا ذیعہ بنےگا، کیونکہ رمضان میں کوئی بھی جماع نہیں کرسکتا، جب تك کہ وہ کھاپی نہ لے، اور پھر وہ جماع کرےگا، بلکہ اس طرح تو یہ اس کے مقصد میں ممد و معاون بنتا ہے، تو کھانے سے قبل اس پر کفارہ ہوگا.

اور جب وہ اور اس کی بیوی کھانا کھا لے اور پھر جماع کرے تو اس پر کفارہ نہیں، یہ تو بہت ہی شنیع عمل ہے، شریعت میں اس طرح کا کوئی عمل وارد نہیں.

دیکھیں: الفتاوی الکبری (2 / 471) مجموع الفتاوی (25 / 260) اور المجموع للنووی (6 / 321).

واللہ اعلم .